



سوال

(477) مقتدی سورہ فاتحہ کس وقت پڑھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسعود احمد بنی ایس سی، امیر جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) نے درج ذیل حدیث سے ثابت کیا ہے کہ سورہ فاتحہ اس وقت پڑھی جائے جب امام خاموش ہو۔ "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'کانوا یقرآن خلف رسول اللہ ﷺ إذا انصت فإذا قرأ لم یقرءوا وإذا انصت قرءوا' بیہقی: جزء القراءة صلوة المسلمین

اس کی سند کیسی ہے؟ اگر سند صحیح ہے تو سورہ فاتحہ کس وقت پڑھی جائے گی؟ امام کے سنتوں میں یا مروجہ طریقہ ہی صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اثر ہذا سند کے اعتبار سے اگرچہ قابل قبول ہے لیکن یہ اس بارے میں نص نہیں کہ دیگر مواقع پر فاتحہ کی قرات نہیں ہو سکتی، اس کتاب کے صفحہ پر ہے: ابوہریرہ کے شاگرد نے کہا: کیفیت اصنع إذا جهر الإمام "جب امام جہری قرات کرے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟" جواب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اقرأ بها فی نفسك "لپنہ جی میں پڑھ لے۔" پھر بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ محمول سے نقل کیا ہے:

'أقرأ بها یعنی بالفاتحہ فیما جهر بہا الإمام إذا قرأ بفاتحہ الكتاب وسکت مبزاً، وإن لم یسکت قرأنا قبلہ ومعه وبعده، لا تشرکتنا علی حال' السنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یقرأ خلف الإمام فیما یجہر فیہ... ج ۱، رقم: ۲۹۵۲

"جب امام جہری قرات کرے تو اس کی خاموشی میں مقتدی سری قرات کرے۔ اور اگر وہ خاموش نہ ہو تو اس سے پہلے اس کے ساتھ اور اس کے بعد قرات کو کسی حال میں مت چھوڑ۔"

پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو قرات کرنا مشکل ہو گیا۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا: مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم لپنہ امام کی اقتدا میں قرات کرتے ہو، ہم نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا سوائے فاتحہ کے کچھ نہ پڑھو، جو فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں۔" سنن ابی داؤد، باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ بفاتحہ الكتاب، رقم: ۸۲۳



اس حدیث میں امام کی قرأت کے وقت مقتدی کی قرأتِ فاتحہ کا جواز ہے، اگر سکتا میں قرأت کا تعین ہوتا تو آپ اس کی راہنمائی فرما دیتے۔ اس امر کی صراحت نہ کرنا جواز کی دلیل ہے۔ اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے: **تأخیر البیان عن وقت الحاجب لا يجوز** "ضرورت کے وقت وضاحت کو مؤخر کرنا جائز نہیں۔"

سنن البوداؤد کی روایت میں الفاظ لیں ہیں :

فلا تقرأ وابشئ من القرآن إذا جرت إلابام القرآن سنن ابی داؤد، باب من ترک القراءۃ فی صلاۃ بفاۃ الكتاب، رقم: ۸۲۳

"جب میں قرأتِ جہری کروں تو سوائے اُم القرآن کے قرآن سے تم کچھ نہ پڑھو۔"

یہ الفاظ اس بارے میں نص ہیں کہ امام کی جہری قرأت کے وقت مقتدی کے لئے فاتحہ پڑھنے کا جواز ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"شوافع کا فاتحہ کی قرأت کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا قرأتِ فاتحہ امام کے سکتوں کے دوران ہوگی یا اس کی قرأت کے موقع پر؟ احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ فاتحہ امام کی قرأت کے وقت پڑھی جائے اور امام کے سکوت کے موقع پر اگر ممکن ہو تو پڑھنا احوط (زیادہ احتیاط) ہے کیونکہ ایسا کرنا پہلے قول والوں کے نزدیک بھی جائز ہے۔ اس پر عمل کرنا اجماع پر عمل کرنے کے مترادف ہوگا لیکن یہ معمول بنا لینا کہ امام کے فاتحہ یا سورت کی تلاوت کے وقت ہی فاتحہ پڑھنے کی سعی کی جائے، ایسا کرنا کوئی مستند نہیں بلکہ سب طرح جائز اور سنت ہے۔ البتہ مقتدی کے لئے امام کی قرأتِ فاتحہ کے وقت فاتحہ پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔" **ملخصاً فی نیل الاوطار: ۲: ۲۳۳**

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 405

محدث فتویٰ